السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں ایک حدیث ہے جو عورتوں کو عطر اور پاکیزہ خوشبو کے استعمال کرنے سے روکتی ہے خاص طور پر مسجد میں جانے کے وقت تو کیا عورت کے لیے اپنے جسم کی اس بدبو کو ہلکا کرنے کے لیے خوشبو جائز ہوگی جسے صابن بھی دور نہیں کر سکتا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بنیادی بات یہ ہے کہ عورت کے لیے اپنے گھر سے نکلتے وقت عطر کی مہک والی خوشبو لگانا جائز نہیں چاہے وہ مسجد کی طرف یا کسی اور طرف جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے عام ہونے کی وجہ سے۔

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ، وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ»[1]

"جو عورت عطر لگا کر نکلی تو کسی قوم کے پاس سے گزری تاکہ وہ اس کی مہک محسوس کریں تو یہ بھی اور شہوت کی ہر آنکھ زانیہ ہے۔ (اسے امام احمد اور نسائی نے ابو موسیٰ کی حدیث سے بیان کیا ہے"

ہمارے علم کے مطابق ایسی کوئی بو نہیں جسے صابن بھی دور نہ کر سکے یہاں تک کہ اسے دھونے کے بعد میں خوشبو کے استعمال کی ضرورت پیش آئے۔ اور نہ ہی عورت سے مسجد جانے کا مطالبہ ہے بلکہ اس کی گھر میں نماز کی ادائیگی مسجد میں نماز کی ادائیگی سے کہیں بہتر ہے (سعودی فتویٰ کمیٹی)

---

[1] حسن سنن النسائی رقم الحدیث (5126)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 614

محدث فتویٰ